رسالہ الطالقانیہ

تالیف
امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق
علی محمد محمدی ایم اے

ناشر
ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چلو

نام کتاب	الطالقانیہ
تالیف	میر سید علی ہمدانی
تحقیق و تخریج:	علی محمد نور بخشی منہاجین
کمپوزنگ:	محمد اشفاق انجم
پروف ریڈر	غلام حسن حسو ایم اے

تیار کندہ

این وائی ایف منظور محمود آباد یونٹ کراچی

رسالہ الطالقانیہ

الطالقانیہ امیر کبیر میر سید علی ہمدانی کی عربی میں ایک مختصر عرفانی کتاب ہے تذکرہ نگار لکھتے ہیں کہ یہ حضرت شاہ ہمدان نے طالقان سے تعلق رکھنے والے ایک مرید باصفا کی درخواست پر لکھا ہے لیکن کوئی بھی اس مرید کا نام نہیں لیتا ہمارے خیال میں یہ سید محمد طالقانی ہے جو پہلے شاہ ہمدان کے مرید تھے پھر ان کی وفات کے بعد خواجہ اسحاق ختلانی کے مرید بنے طالقانی میر سید محمد نوربخش کے ہم درس ہیں۔

طالقان ختلان موجودہ دوشنبہ تاجکستان کے جنوبی علاقے میں واقع ایک نیم شہر بستی تھی قدیم زمانے سے آباد تھی اور طالقان کا نام پڑنے سے پہلے سہرک یا شہرک کہا جاتا تھا جس کا معنی چھوٹا شہر یا نیم شہر بستی یا قصبہ ہے۔

NYF MANZOOR MEHMOOD ABAD UNIT KARACHI

اس کتاب میں شاہ ہمدان نے حقیقت تصوف کا جائزہ لیا ہے اور تصوف وسلوک کے چھبیس مقامات کا تعارف پیش کیا ہے آپ ایک ایک مقام کا نام لیتے ہیں اور اس مقام کا تفصیلی یا اجمالی تعارف پیش کرنے کی بجائے اس مقام کے بارے میں کوئی حدیث نبوی یا کسی صحابی یا صوفی کا قول نقل کرتا ہے شاہ ہمدان نے اس سلسلے میں بھی یکساں طریقہ کار اختیار نہیں کیا کسی عنوان پر صرف ایک حدیث نبوی اور کسی ایک بزرگ کے قول پر اکتفاء کیا گیا ہے جبکہ دوسرے موضوع پر کئی بزرگوں کے اقوال پیش کئے ہیں کتاب کے آخر میں اپنا سلسلہ طریقت بھی نقل کیا ہے۔

شاہ ہمدان کے اس کتاب کے دو حصے ہیں پہلا حصہ حقیقت تصوف سے متعلق ہے اس حصے

میں حقیقت تصوف کے ساتھ ساتھ مقامات تصوف وعرفان کا ذکر ہے اس موضوع پر اس عربی کتاب کے علاوہ فارسی میں دو اور رسالے قلمبند کئے ہیں ان میں سے ایک حضرت شیخ نجم الدین کبری کی الاصول العشرہ کا آزاد ترجمہ ''دہ قاعدہ ہے'' جو اہل معرفت کے ہاں بے حد مقبول ہے اس میں انہی دس مقامات تصوف وسلوک کا ذرا تفصیلی بیان ہے دوسرا رسالہ چہل مقام صوفیاء ہے جس میں چالیس مقامات تصوف وسلوک کا بیان ہے۔ دوسرا حصہ نصیحت ووصیت پر مبنی ہے اسی میں ایک مخلص طالقانی کی جانب سے سوال کرنے اور سول کے جواب میں اسے لکھنے کا ذکر ہے یہ حصہ آپ کی سلسلۃ الاولیاء، فقریہ، آداب وسیر اہل کمال اور خضر شاہیہ سے 85 فیصد ملتا ہے۔ اسی حصہ میں سلسلۂ ہمدانیہ کا ذکر بھی ہے۔

فارسی میں لکھے گئے دونوں رسالے اہل علم کے ہاں بے حد مقبول ہیں لیکن عربی کی یہ کتاب بالکل غیر مقبول ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ چہل مقام صوفیاں اب تک ایک بار شائع ہو چکی ہے جبکہ دہ قاعدہ چار بار اور اس کا اردو ترجمہ بھی ایک بار اور مفہوم ومطالب بھی ایک بار شائع ہو چکی ہے لیکن الطالقانیہ ابھی تک غیر شائع شدہ ہے اسی طرح فارسی رسالوں کے بیسیوں مخطوطات دستیاب ہیں جن کی تفصیل قارئین متعلقہ کتابوں کے مقدموں میں ملاحظہ فرمائیں گے لیکن اس کتاب کے قلمی نسخے بہت کم پائے جاتے ہیں۔ اس کے درج ذیل نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

NYF MANZOOR MEHMOODABAD KARACHI

۱۔ نسخہ تہران

یہ نسخہ تہران یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں تحت نمبر ۳۶۵۴ محفوظ ہے یہ ایک مجموعے کا تیسرا نسخہ ہے جو سید محمد نوربخش کی کتب ورسائل پر مشتمل ہے چنانچہ ڈاکٹر پرویز اذکائی نے اسے بھی سید محمد نوربخش کا قرار دیا ہے۔

۲۔ نسخہ مجلس ترقی اردو

یہ نسخہ کراچی کے مشہور علمی و ادبی ادارے مجلس ترقی اردو کی لائبریری میں محفوظ ہے اور شاہ ہمدان کے کتب و رسائل کی بڑی تعداد پر مشتمل مجموعے کا حصہ ہے۔

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و ثناً

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الْمَلِکِ الْحَمِیْدِ ذِیْ الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اَلَّذِیْ اَخْرَجَ الْخَلْقَ مِنْ مُضِیْقِ الْعَدَمِ اِلٰی فِضَاءِ الْوُجُوْدِ وَجَعَلَ مِنْهُمْ شَقِیًّا وَّ سَعِیْدًفَخَصَّ اَهْلَ السَّعَادَةِ بِالتَّوْفِیْقِ وَالتَّائِیْدِ وَ ثُبِّتْ اَقْدَامَ سَعْیُهُمْ عَلَی الْمِنْهَاجِ الرَّشِیْدِ وَرَبَّاهُمْ بِالْعِنَایَةِ الرَّبَّانِیَّةِ وَ هَدَاهُمْ بِالْقَوْلِ السَّدِیْدِ وَالصَّلٰوةُعَلٰی مَنْ اَظْهَرَالْحَقَّ وَسَتَرَ وَجْهَ الْبَاطِلَ فَمَا یَبْدَءُ الْبَاطِلَ وَمَا یُعِیْدُ وَ عَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ الَّذِیْنَ هَادُ وْااِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَ هُدُوْا اِلٰی صِرَاطِ الْحَمِیْدِ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو حقیقی بادشاہ، عرش کا مالک اور عظمت والا ہے۔ (وہ) جو کچھ چاہتا ہے کرڈالتا ہے۔ جس نے مخلوق کو عدم کی گھاٹی سے وجود کی فضا میں نکال لایا۔ ان میں سے بعض ''مخلوق'' کو بد بخت اور بعض کو نیک بخت بنایا۔ سو اس نے اہل سعادت کو اپنی توفیق وتائید سے خاص کردیا اور ان کی سعی وکاوش ریاضت ومجاہدہ کے قدم کو رشد وہدایت کے راستے پر جمادیا۔ ربانی عنایتوں کے ذریعے ان کی تربیت کی اور پختہ سچی باتوں کے ذریعے انہیں مطلوب اصلی اور محبوب حقیقی تک پہنچایا اور صلوۃ وسلام اس برگزیدہ مکرم اور معظم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوں جس نے حق کے نظام کو غالب کیا اور باطل نظام کو مغلوب کیا اب نہ کبھی باطل کا ظہور ہوگا اور نہ ہی باطل لوٹ آئیگا اور آپ کی ان پاک وپاکیزہ آل پر جنہوں نے پاکیزہ باتوں کی ہدایت کی اور حقیقی تعریف والے اللہ کے راستے کی طرف مخلوق کی رہنمائی کی۔

سبب تالیف

صلوۃ وسلام کے بعد اے میرے بھائی اللہ تعالی تجھے ان مردان حق میں شامل فرمائے جو اس کی محبت کے سبب کامران وکامیاب ہوگئے تم نے مجھ سے ایک ایسی کتاب لکھنے کی استدعا کی تھی جو تمہیں

غفلت کے لمحے سے دور رکھے۔ حیرت کی وادی میں بھٹکنے سے بچائے اللہ کی معرفت کے حامل اولیائے کرام کے احوال سے آگاہ کردے اور انبیاءؑ کے بعد آنے والے اللہ کے ان محبوب بندوں کی اقتداء کی طرف تمہیں راغب کردے یہ وہ پاکباز لوگ ہیں جن کے سیر اللہ کی طرف ہے جنہیں آرام و راحت اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے ملتی ہے جن کا علم اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے جن کے دل اللہ کی محبت میں پگھل گئے ہیں چنانچہ اللہ نے ان کا تذکرہ مدح و تعریف کے مقام پر کیا ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

رِجَالٌ لاَ تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلاَ بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور: ۳۸)

انوار الٰہی کے حامل وہی مردان (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی

اس نے اپنے برگزیدہ نبی کو ان مردان خدا کے ساتھ صبر کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم ان کی عظمت و شرافت کو اجاگر کرنے کے لئے ہے۔ چنانچہ اللہ کا فرمان ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ. (الکہف: ۲۸)

میرے بندے! تم اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھ جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں اس کی دید کے متمنی اور اس کا مکھڑا دیکھنے کے آرزومند ہیں

NYF MANZOOR MEHMOODABAD ... T KARACHI

اس لئے اے میرے بھائی! میں نے تمہاری استدعا قبول کی اور اللہ سے اس کی توفیق اور مدد چاہتے ہوئے اہل کشف محبوبان صاحبان ریاضت و مجاہدہ اہل اللہ اور پرہیزوں کے فضائل اور حالات کے بیان میں یہ سطریں لکھی ہیں۔

فقر اور فقراء کے فضائل

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

سِرَاجُ الْاَغْنِیَاءِ فِیْ الدُّنْیَا اَھْلُ الْاٰخِرَۃِ ھُمُ الْفُقَرَاءُ وَلَوْلَا الْفُقَرَاءُ لَھَلَکَ الْاَغْنِیَاءُ دَوْلَۃُ الْاَغْنِیَاءِ فِیْ الدُّنْیَا لَا بَقَاءَ لَھَا وَ دَوْلَۃُ الْفُقَرَاءِ فِیْ الْاٰخِرَۃِ لَانِھَایَۃَ لَھَا

دنیا میں دولت مندوں کے چراغ آخرت والے فقراء ہیں اگر فقراء نہ ہوتے تو دولت مند ہلاک ہو جاتے دولت مندوں کی دولت کو کوئی بقا نہیں ہے اور آخرت میں فقراء کی دولت کی کوئی انتہا نہیں ہے

اور حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَکْرَمَ غَنِیًّا لِغِنَائِہٖ وَاَھَانَ فَقِیْرًا لِفَقْرِہٖ لَایَفْعَلُ ھٰذَا اِلَّا مُنَافِقٌ وَ مَنْ اَکْرَمَ غَنِیًّا لِغِنَائِہٖ وَاَھَانَ فَقِیْرًا لِفَقْرِہٖ سُمِّیَ فِیْ السَّمٰوٰتِ عَدُوُّ اللّٰہِ وَ عَدُوُّ الْاَنْبِیَاءِ

اللہ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو مالدار کی عزت اس کی مالداری اور کسی فقیر کی توہین اس کی تنگ دستی کی وجہ سے کرے ایسا منافق ہی کرتا ہے اور جو کسی مالدار کی عزت اس کی دولت مندی کی وجہ سے کرے اور کسی فقیر کی توہین اس کے فقیری کی وجہ سے کرے تو آسمانوں میں اس کا نام اللہ کا دشمن اور انبیاء کا دشمن رکھ دیا جاتا ہے

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے پوچھا:

اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ قَالُوْا رَجُلٌ مُوْسِرٌ فِیْ الْمَالِ یُعْطِیْ حَقَّ اللّٰہِ مِنْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ نِعْمَ الرَّجُلُ وَلَیْسَ بِہٖ فَمَنْ خَیْرُ النَّاسِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ فَقِیْرٌ یُعْطِیْ جُھْدَہٗ

صحابیو! لوگوں میں بہترین شخص کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا مال و دولت میں خوشحال شخص ہے اس لئے کہ وہ اپنی جان و مال سے اللہ کا حق دیتا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا وہ کیا ہی اچھا شخص ہے لیکن یہاں وہ نہیں نہیں تو انہوں نے عرض کیا پھر کون ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا وہ فقیر ہے جو اپنی محنت دیتا ہے

اور حضور اکرم نے فرمایا:

يُؤْتِي بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَتَعَذَّرُ اللهُ كَمَا يَتَعَذَّرُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ وَ عِزَّتِي وَجَلَالِي مَا رَئَيْتُ الدُّنْيَا عَنْكَ لَهَوَانِكَ وَلٰكِنْ مَّا اعْتَدْتُ لَكَ مِنَ الْكَرَامَةِ وَالْفَضِيْلَةِ اُخْرُجْ يَا عَبْدِيْ إِلٰى هٰذِهِ الصُّفُوْفِ وَانْظُرْ فَمَنْ اَطْعَمَكَ لِيْ وَ كَسَاكَ لِي يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهِيْ فَخُذْ بِيَدِهِ فَهُوَلَكَ وَالنَّاسُ قَدْ اَلْجَمُهُمْ الْعَرْقُ فَيَتَخَلَّلُ الصُّفُوْفَ وَ يَنْظُرُ مَنْ ذٰلِكَ فَيَاْخُذُ بِيَدِهِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ

قیامت کے دن بندے کو لایا جائے گا اللہ اس سے اسی طرح معذرت کرے گا جیسے لوگ دنیا میں ایک دوسرے سے کرتے ہیں۔ اور اللہ فرمائے گا میری عزت اور جلال کی قسم! میں نے دنیا کی کوئی رغبت نہیں دیکھی کیونکہ تو میرے ساتھ بہت ہلکا ہے میرے ہاں تمہاری جو کرامت اور فضیلت تیار ہے اس کو دیکھو وہ یہ کہ ان صفوں میں نکل جاؤ پس جس نے تجھے فقط میری رضا کے لئے کھلایا اور میری رضا کے لئے پہنایا تم اس کا ہاتھ پکڑ وہ تیرے لئے ہے۔ اس دن لوگ پسینے میں شرابور ہونگے پھر وہ صفیں چیرتا ہوا جائے گا اور دیکھے گا اس شخص کو جس نے یہ کام کیا وہ اسے پکڑ کر جنت میں لے جائیگا

NYF MANZOOR MOHMOODABAD UNIT KARACHI

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَيْنَ صَفْوَتِيْ مِنْ خَلْقِيْ؟ فَيَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ مَنْ هُمْ يَا رَبَّنَا؟ فَقَالَ الْفُقَرَاءُ الْقَانِعُوْنَ بِعَطَائِيْ وَالرَّاضُوْنَ بِقَدْرِيْ اُدْخُلُوْهُمُ الْجَنَّةَ فَيَدْخُلُوْنَ وَ يَاْكُلُوْنَ وَ يَشْرَبُوْنَ وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ يَتَرَدَّدُوْنَ

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن خطاب فرمائے گا کہ میرے مخلوق میں سے برگزیدہ لوگ کہاں ہیں؟ فرشتے عرض کرینگے پروردگار وہ کون لوگ ہیں؟ فرمائے گا وہ فقراء ہیں جو میری بخششوں پر قناعت کرنے والے اور میری تقدیر پر راضی رہنے والے ہیں تم انہیں جنت میں لے جاؤ پس وہ جنت میں جائینگے وہاں وہ جنت کی نعمتوں کو کھائینگے اور پیئنگے درحالیکہ باقی لوگ ابھی حساب و کتاب میں پریشان ہونگے

یعنی ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری مخلوق میں میرے مخلص بندے کہاں ہیں؟ تو فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے رب وہ لوگ کون ہیں؟ تو اللہ فرمائے گا (میرے مخلص بندے) وہ فقراء ہیں جو میری عطا کردہ نعمتوں پر قناعت کرتے ہیں۔ میری تقدیر پر خوش ہیں (جاؤ) انہیں جنت میں داخل کردو''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں:

بَعَثَ الْفُقَرَاءُ رَسُوْلاً اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّی رَسُوْلُ الْفُقَرَاءِ اِلَیْکَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِکَ وَ مَنْ جِئْتَ مِنْ عِنْدَ قَوْمٍ اُحِبُّهُمْ. قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللهِ اِنَّ الْاَغْنِیَاءَ ذَهَبُوْا بِالْجَنَّةِ وَیَحُجُّوْنَ وَ نَحْنُ لَا نُقْدِرُ وَ یُعْتَمِرُوْنَ وَ نَحْنُ لَا نَقْدِرُ عَلٰی ذٰلِکَ وَ اِذَا مَرِضُوْا بَعَثُوْا بِفَضْلِ اَمْوَالِهِمْ

ایک دن فقرائے صفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو اپنا قاصد بنا کر بھیجا وہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے فقراء نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ فرمایا کہ خوش آمدید اور ان لوگوں کیلئے بھی جنہوں نے تم کو میرے پاس بھیجا میں اس قوم سے محبت رکھتا ہوں پس اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! فقراء کہتے ہیں کہ مالدار جنت میں جائیں گے کیونکہ وہ حج کرتے ہیں اور عمرہ کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے وہ جب بیمار ہوتے ہیں تو اپنا فالتو مال خیرات دے کر اپنے لئے

NYZ MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

ذَخِیْرَۃً لَّهُمْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ بَلِّغِ الْفُقَرَاءَ عَنِّیْ اِنَّ مَنْ صَبَرَ وَ اِحْتَسَبَ مِنْكُمْ لَهٗ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَيْسَتْ لِلْاَغْنِيَاءِ اَمَّا الْخَصْلَةُ الْوَاحِدَةُ فَاِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفٌ يَنْظُرُ اِلَيْهَا اَهْلُ الْجَنَّةِ كَمَا يَنْظُرُ اَهْلُ الْاَرْضِ اِلٰى نُجُوْمِ السَّمَاءِ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَبِيٌّ فَقِيْرٌ وَ شَهِيْدٌ فَقِيْرٌ وَ مُؤْمِنٌ فَقِيْرٌ. اَلثَّانِيَةُ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَ هُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ اَلثَّالِثَةُ اِذَا قَالَ الْغَنِيُّ سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَكْبَرُ وَ قَالَ الْفَقِيْرُ مِثْلَ ذٰلِكَ لَمْ يَتَحَقَّقِ الْغَنِيُّ بِالْفَقِيْرِ وَ اِنْ اَنْفَقَهَا عَشَرَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَ كَذٰلِكَ اَعْمَالُ الْبِرِّ كُلِّهَا فَرَجَعَ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا رَضِيْنَا

توشۂ آخرت کا ذخیرہ کرتے ہیں ہم ایسا نہیں کرسکتے یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا کہ تم فقراء کو میرا یہ پیغام پہنچادو کہ جو فقیر و درویش اپنی فقر و درویشی پر صبر کرے اور صحیح معنوں میں فقیر و درویش رہے اس کے لئے میں نے تین فضیلت تیار کر رکھی ہے اول یہ کہ بہشت میں ایک محل ہے اہل جنت اس کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح اہل زمین تاروں کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہیں اس میں فقیر پیغمبر، فقیر شہید اور فقیر مؤمن کے سوا کوئی داخل نہیں ہونگے دوم یہ کہ قیامت کے دن فقراء و درویش مالداروں کی بہ نسبت نصف دن پہلے جنت میں داخل ہونگے اور یہ نصف دن دنیا کے پانسو سالوں کے برابر ہے سوم یہ کہ مالدار جب کلمہ تمجید پڑھتے ہیں اور فقراء بھی پڑھتے ہیں مالدار اس کے پڑھنے کے ساتھ ساتھ دس ہزار درہم صدقہ بھی دے دیں تو بھی اس کا ثواب فقراء کے برابر نہیں ہوسکتا اسی طرح دوسری طاعتوں اور نیکیوں کا معاملہ ہے۔ پس وہ شخص یہ خوشخبری لے کر واپس گیا اور صفہ کے فقراء درویشوں کو سنایا تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنی فقر و درویشی پر خوش و راضی ہیں

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رَكْعَتَانِ مِنْ فَقِيْرٍ صَابِرٍ فِيْ فَقْرِهٖ اَحَبُّ اِلَى اللہِ مِنْ عِبَادَةِ الْاَغْنِيَاءِ اِلٰى اٰخِرِ الدَّهْرِ

درویش کی دو رکعت نماز جو اپنے فقر و درویشی پر خوش و نازان ہو ، اغنیاء یعنی مالدار کے آخری زمانے (قیامت) تک کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے

حضرت ابوسلیمان الدارانی کا فرمان ہے:

NYF MANZOOR MEHMOOD... UNIT KARACHI

تَنَفُّسُ فَقِيْرٍ دُوْنَ شَهْوَتِهٖ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ غَنِيٍّ اَلْفَ عَامٍ اَوْرَدَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الْوَصَايَاءِ.

اپنی خواہشات پر کنٹرول کرنے والے فقیر کی ایک آہ غنی کے ایک ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا پھر مسجد میں داخل ہوئے آپ نے مجھ سے فرمایا:

يَا اَبَاذَرٍّ اِرْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا بِرَجُلٍ عَلَيْهِ ثِيَبُ خِيلَاءٍ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِرْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا بِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَلْقَانٍ فَقَالَ يَا اَبَاذَرٍّ هٰذَا عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ قُرَابِ الْاَرْضِ مِثْلُ هٰذَا

اے ابوذر آپ اپنا سر اٹھائیں سو میں نے اپنا سر اٹھایا تو اچانک ایک آدمی نے مغروروں والا لباس پہنا ہوا تھا آپ تھوڑی دیر ٹھہر گئے۔ پھر فرمایا اے ابوذر آپ اپنا سر اٹھائیں سو میں نے اپنا سر اٹھایا تو ایک آدمی خوش اخلاق لباس پہنے ہوئے تھا۔ آپ نے فرمایا یہ شخص سارے زمین والوں سے بہتر ہے

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

حضرت سہل بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں:

مَرَّرَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٌ مَارَأْيُكَ فِيْ هٰذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ مَرَّرَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَارَأْيُكَ فِيْ هٰذَا؟ فَقَالَ يَارَسُوْلَ

ایک آدمی رسول اللہ کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے کہا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ بولا یہ شریف لوگوں میں سے ہے اللہ کی قسم اگر وہ کسی کو پیغام نکاح دے تو اس سے نکاح کرے گا اگر وہ کسی کی سفارش کرے وہ قبول کی جائے گی یہ سن کر آپ خاموش ہوئے پھر ایک اور آدمی وہاں سے گزرا تو آپ نے پھر پوچھا کہ اس کے بارے

اللّٰہِ ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ ھٰذَا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا یُنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا یُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ لَا یُسْمَعُ لِقَوْلِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلِ ھٰذَا

میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جواب دیا کہ یہ مسلمانوں کے فقراء میں سے ہے یہ اچھا ہے اگر وہ کسی کو پیغام نکاح دے تو ہرگز قبول نہیں کریگا اگر وہ کسی کی سفارش کرے قبول نہ کی جائیگی اگر وہ کوئی بات کرے تو نہیں سنی جائے گی تو رسول اللہ نے فرمایا یہ آدمی اسی طرح پوری روئے زمین کے لوگوں سے بہتر ہے

پس یہ فقراء کے کچھ خصوصیات ہیں اور جب آپ کو غنی پر فقیر کی فضیلت کا یقین ہوگیا تو جان لیجئے اس گروہ فقراء کے کچھ احوال ومقامات ہیں۔

سلوک وتصوف کا پہلا مقام ارادہ

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے پہلا مقام ارادہ ہے۔ حضرت ابوعلی الدقاق رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

لَایَکُوْنُ الْمُرِیْدُ مُرِیْدًا حَتّٰی لَایَکْتُبُ عَلَیْہِ صَاحِبُ الشِّمَالِ عِشْرِیْنَ سَنَۃً

مرید اس وقت تک مرید نہیں بن سکتا جب تک کہ بائیں کندھے والا فرشتہ بیس سال تک اس کا کوئی گناہ نہ لکھ سکے

اور حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ

اَنْ یَّکُوْنَ فِیْہِ ثَلٰثَۃُ اَشْیَاءِ نَوْمُہٗ غَلَبَۃٌ وَاَکْلُہٗ فَاقَۃٌ وَکَلَامُہٗ ضَرُوْرَۃٌ

اس مرید میں تین چیزیں ہونی چاہئیں اس کی نیند پر اسے غلبہ ہو اس کا کھانا فاقہ ہو اس کی گفتگو ضرورت کے مطابق ہو۔

سلوک وتصوف کا دوسرا مقام توبہ

ان میں سے دوسرا مقام توبہ ہے حضرت ذوالنون مصری کا ارشاد ہے:

تَوْبَةُ الْعَوَامِ مِنَ الذُّنُوبِ وَتَوْبَةُ الْخَوَاصِ مِنَ الْغَفْلَةِ
عوام کا توبہ گناہوں سے اور خواص کا توبہ غفلت سے ہوتی ہے۔

حضرت یحیٰ بن معاذ رازی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ

زِلَّةٌ وَاحِدَةٌ بَعْدَ التَّوْبَةِ اَقْبَحُ مِنْ سَبْعِيْنَ قَبْلَهَا
توبہ کرنے کے بعد بندے کا ایک دفعہ پھسلنا اس سے پہلے ستر گناہ زیادہ ناپسندیدہ ہے۔

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

اَلتَّوْبَةُ اَنْ يَّتُوبَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
توبہ اللہ کے سوا ہر چیز سے باز آنا ہے۔

سلوک وتصوف کا تیسرا مقام مجاہدہ

ان مقامات میں تیسرا مقام مجاہدہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی۔

اِحْذَرْ اَنْذِرْ اَصْحَابَكَ عَنْ اَكْلِ الشُّبُهَاتِ مَحْجُوْبَةٌ عَنِّيْ
اے داؤد آپ اپنے اصحاب کو مشتبہ چیزیں کھانے سے ڈرائیں کیونکہ ایسا کرنا مجھ سے قربت کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے

NYF MANZOOR MEHMOODANI KARACHI

حضرت ابوعثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

مَنْ ظَنَّ اَنَّهُ يَفْتَحُ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا الطَّرِيْقِ وَلَايَلْزِمُ الْمُجَاهِدَةَ فَهُوَ عَلٰى غَلَطٍ
جو سالک اس راہ سے طریقت کے کچھ اسرار کے کھلنے کا گمان کرے اور اپنے اوپر ریاضت ومجاہدہ لازم نہ کرے وہ غلطی پر ہے

حضرت ابوعلی روباری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

اَبَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْمُرَ الْمَنَازِلَ الثَّلٰثَةَ بِاَصْنَافِ
اللہ تعالیٰ تین قسم کے مقامات کو تین قسم کے لوگوں سے

الثَّـلِثَةِ الـدُّنْيَا بِاَهْلِ الْغَفْلَةِ وَالْجَنَّةَ بِاَهْلِ الطَّاعَةِ وَالنَّارَ بِاَهْلِ الشَّهْوَةِ — آباد کرتا ہے دنیا غفلت والوں سے، جنت اطاعت والوں سے اور دوزخ شہوت والوں سے

حضرت یحییٰ بن معاذ قدس سرہ کا فرمان ہے:

مَنْ عَذَّبَ نَفْسَهٗ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ قَامَ الْقِيَامَةَ وَهُوَ اٰمِنٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ — جو سالک اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں تکلیف دیتا ہے وہ قیامت کے دن ایسے کھڑا ہوگا کہ وہ اللہ کے عذاب سے محفوظ ہوگا۔

اور حضرت ابو علی الدقاق کا ارشاد ہے:

مَـنْ زَيَّـنَ ظَـاهِـرَهٗ بِالْمُجَاهِدَةِ زَيَّنَ اللّٰهُ سَرِيْرَتَهٗ بِالْمُشَاهِدَةِ — جو اپنے ظاہر کو مختلف مجاہدے سے مزین کرتا ہے تو اللہ اس کے باطن کو مشاہدے سے سجاتا ہے۔

سلوک وتصوف کا چوتھا مقام عزلت

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

ان مقامات میں سے چوتھا مقام عزلت وخلوت نشینی ہے۔ حضرت ذوالنون مصری کا فرمان ہے:

لَمْ اَرَشَيْـئًـا اَبْعَثَ عَلَى الْاِخْلَاصِ مِنَ الْـخَـلْوَةِ لِاَنَّهٗ اِذَا خَلَا لَمْ يَرَى سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى — میں نے خلوت نشینی سے بڑھ کر اخلاص پر اکسانے والی کوئی چیز نہیں دیکھی کیونکہ جب کوئی خلوت نشین ہوتا ہے تو اللہ کے سوا کسی کو نہیں دیکھتا

حضرت ابوبکر الوراق رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

وَجَدْتُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فِی الْخَلْوَةِ وَالْـعُـزْلَةِ وَشَـرَّهُـمَـا فِی الْـكَـثْـرَةِ وَ الْاِخْتِلَاطِ — میں نے دنیا وآخرت دونوں کی بہتری خلوت نشینی اور تنہائی میں پائی اور دنیا وآخرت کی خرابی کثرت اور لوگوں سے غیر ضروری میل جول میں پائی۔

حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

ثَلٰثَةٌ مِنْ عَلَامَاتِ الْاُنْسِ بِاللّٰهِ اَلْاِسْتِيْحَاشُ مِنْ صُحْبَةِ الْعَامَّةِ وَالسُّرُوْرُ بِكَثْرَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّلَذُّذُ فِي الْخَلْوَةِ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ

اللہ سے انس و محبت کی تین علامتیں ہیں پہلی یہ کہ عام لوگوں کی صحبت سے وحشت محسوس کرنا ہے دوسری یہ کہ ذکر الٰہی کی کثرت سے سرور حاصل ہونا ہے اور تیسری تیسری یہ کہ خلوت و عزلت نشینی میں لذت محسوس کرنا ہے

اور حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے کسی نبی علیہ السلام کی طرف وحی کی۔

اِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَلْقَانِيْ فِيْ حَظِيْرَةِ الْقُدْسِ فَكُنْ مَهْمُوْمًا مَحْزُوْنًا فَرِيْدًا وَحِيْدًا مُسْتَوْحِشًا بِمَنْزِلَةِ الطَّيْرِ الَّذِيْ يَطِيْرُ فِيْ اَرْضٍ قَفْرٍ

اگر تم مجھ سے بارگاہ قدس میں ملنا چاہتے ہو تو بے چین و بے قرار، غمگین، تنہا ہو جا اور دنیا اور اس کی زیب و زینت سے اس طرح وحشت محسوس کرنے والا بن جاؤ جس طرح پرندہ غیر آباد زمین میں بے چین و بے قرار اڑتا پھرتا ہے

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

سلوک و تصوف کا پانچواں مقام تقوی

ان مقامات سلوک و تصوف میں سے پانچواں مقام تقوی ہے حضرت جنید بغدادی ارشاد فرماتے ہیں:

اَلطُّرُقُ اِلَى اللّٰهِ مَسْدُوْدَةٌ كُلُّهَا اِلَّا طَرِيْقَ الْمُتَّقِيْنَ

حاملین تقویٰ کے طریقے کے سوا اللہ تک جانے کے تمام راستے مسدود و بند ہیں۔

حضرت ابو محمد الجریری فرماتے ہیں:

مَنْ لَمْ يُحَكِّمْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ بِالتَّقْوٰى وَ

جو سالک اپنے اور اللہ کے درمیان تعلق کو تقوی اور

اَلْـمُـرَاقَبَةِ لَـمْ يَـصِـلْ اِلَى الْـكَشْفِ وَالْمُشَاهِدَة — مراقبہ کے ذریعے مستحکم ومضبوط نہیں کرتا وہ کشف اور مشاہدہ کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا

اورابوالقاسم النصر آبادی ارشادفرماتے ہیں:

اَلتَّقْوٰى اَنْ يَّتَّقِىَ الْعَبْدُ مَاسِوَى اللّٰهِ تعالى — تقویٰ یہ ہے کہ بندہ اللہ کے سوا ہر چیز سے بچار ہے۔

سلوک وتصوف کا چھٹا مقام زہد

ان مقامات سلوک تصوف میں سے چھٹا مقام زہد ہے۔ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

مَازَهَـدَ عَبْـدٌ فِـى الـدُّنْيَا اِلَّا اَثْبَتَ اللّٰهُ الْـحِـكْـمَـةَ فِـىْ قَـلْـبِـهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَـصَّـرَ عُيُوْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَ هَا وَدَوَاءَ هَا وَاَخْرَجَ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَام — جب بندہ دنیا کی محبت سے بے رغبت ہوجاتا ہے تو اللہ تعالی اس کے دل میں ایسی حکمت ودانائی ٹھہراتا ہے جس کے ذریعے اس کی زبان کو قوت گویائی عطا کرتا ہے دنیا کی کمزوریوں دنیوی بیماریوں اور علاج کی بصیرت عطا کرتا ہے

NYE MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

حضرت جعفر الخلدی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

اَلـدُّنْيَا اَرْبَـعَةُ اَشْيَاءٍ كُلُّهَا ضَاءَ ةٌ اَلْمَالُ وَالْـكَلَامُ وَالطَّعَامُ وَالْمَنَامُ اَلْمَالُ يُطْغِى وَالْـكَلَامُ يَـلْهِى وَالْمَنَامُ يَنْسِى وَالطَّعَامُ يَقْسٰى — دنیا کی طرف چار چیزیں راغب کرتی ہیں جان لیجئے چاروں بے ثبات ہیں مال ودولت، بات چیت، کھانا اور نیند، مال ودولت انسان کو سرکش بناتی ہے فضول بات چیت انسان کو برباد کرتی ہے نیند مقصد اصلی بھلادیتی ہے کھانا انسان کے دل کو سخت کردیتا ہے

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی

لَاتَرْكُنْ اِلٰى حُبِّ الدُّنْيَا فَاِنَّکَ لَنْ — اے موسیٰ تم دنیا کی محبت کی طرف مت جھکو کیونکہ تم

تَـأتِيَنِـىْ بِكَثْرَتِهَا اَشَدُّ مِنَ الرُّكُوْنِ اِلٰى حُبِّهَا — کسی چیز کی ایسی کثرت میرے سامنے پیش نہیں کرسکتا جو حب دنیا کی رغبت سے زیادہ سخت ہو

اور حضرت الجلا کا فرمان ہے:

اَلزُّهْدُ هُوَ النَّظَرُ اِلَى الدُّ نْيَا بِعَيْنِ الزَّوَالِ — زہد دنیا کی طرف زوال و بے ثباتی کی نظر سے دیکھنا ہے

حضرت الدارنی کا ارشاد ہے:

اَلزُّهْدُ تَرْکُ مَايَشْغُلُکَ عَنِ اللهِ — وہ تمام امور جو تجھے ماسوا اللہ کی طرف مشغول کردے انہیں چھوڑ دینا زہد ہے

حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف اللہ نے وحی کی۔

لَاتَسْـئَلُ عَـنْ عَـالِـمٍ قَـدْاَسْكَرَتْهُ حُبُّ الـدُّنْيَا فَيَصُـدُّهَـا عَـنْ طَرِيْقِ مُحَبَّتِىْ اُولٰئِکَ قُطَّاعُ الطَّرِيْقِ عَلٰى عِبَادِىْ — یا داؤد تم اس عالم سے سوال نہ کریں جسے دنیا کی محبت نے مدہوش کررکھا ہے۔ وہ تجھے میری محبت کے راستے سے روکے گا۔ جان لیجئے یہی لوگ میری عشق و محبت کے راستے پر چلنے والے بندوں پر ڈاکے ڈالنے والے ہیں

NYF MANZOOR MEHMOODABAD KARACHI

سلوک و تصوف کا ساتواں مقام خاموشی

ان مقامات سلوک و تصوف میں سے ساتواں مقام خاموشی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ کا ارشاد گرامی ہے:

لَاتُـكْثِـرُوْاالْـكَلَامَ بِـغَيْـرِ ذِكْرِ اللّٰـهِ فَاِنَّ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةُ الْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْـعَـدَالْـخَـلْـقِ مِـنَ الـلّٰـهِ تَعَالٰى اَلْقَلْبُ الْقَاسِىْ — لوگو اللہ کے ذکر کے بغیر کثرت سے فضول گفتگو نہ کیا کرو اس بات میں کوئی شک نہیں اللہ کے ذکر کے بغیر لوگوں سے بات چیت کرنا قلب انسانی کو سخت کردیتا ہے یادرکھئے خلق خدا میں اللہ سے سب سے زیادہ

دور وہ شخص ہوتا ہے جس کا دل سخت ہو

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا تو ان کی طرف وحی کی۔

يَـا اٰدَمُ اَقِلُ مِنُ كَلَامِكَ تَـرُجِعُ اِلٰى جَوَارِئُ

اے آدم لوگوں سے بات چیت بغیر ضرورت کم کیا کرو تا کہ تم میری بارگاہ میں دوبارہ لوٹ سکو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا:

دُلَّنَا عَلٰى عَمَلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ ؟ فَقَالَ لَاتَنْطِقُ اَبَدًا

کسی ایسے عمل کی طرف ہماری رہنمائی فرمایئے جسے کر کے ہم جنت میں داخل ہوں تو فرمایا تم ہمیشہ کے لئے فضول کلام سے بچو

اور حضور اکرم نے فرمایا ہے:

اَلْعِبَـادَةُ عَشَـرَةُ اَجْزَاءٍ تِسْعَةٌ مِنْهَا فِيْ الصُّمْتِ وَجُزْءٌ فِيْ الْفِرَارِ مِنَ النَّاس

عبادت کے دس اجزاء ہیں ان میں نو حصے خاموشی میں ہیں اور ایک حصہ لوگوں سے دور ہوکر اللہ کی طرف متوجہ ہونے میں ہے۔

NYF MANZOOR MEHMOODABAD ... KARACHI

سلوک وتصوف کا آٹھواں مقام خوف

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے آٹھواں مقام خوف ہے۔ حضور نبی اکرم نے فرمایا:

لَـوْتَـعْـلَـمُـوْنَ مَـااَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

لوگو جو کچھ میں جانتا ہوں تم بھی جاننے لگے تو اللہ کے خوف وخشیت میں تھوڑا ہنسنے اور زیادہ رونے لگیں۔

یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

رُبَّ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ مِنَ الرَّحْلَانِ فِيْ

لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو پانی پر چلتے

الْمَشْىِ عَلَى الْمَاءِ وَاسْتِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَطَيِّ الْاَرْضِ وَهُوَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ مِنْ اَهْلِ الشِّقَاءِ كُشِفَ عِنْدَ الْخَاتَمِ

ہیں، مستجاب الدعا ہیں زمین اس کے لئے لپٹتی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کے علم میں نافرماں لوگوں میں سے ہیں یہ ان پر خاتمہ کے وقت منکشف کیا جائے گا

اور حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

مَاوَجَدْتُ لِلْمُوْمِنِ فِي الدُّنْيَا مَثَلًا اِلَّا كَرَجُلٍ عَلٰى خَشْبَةٍ فِي الْبَحْرِ يَقُوْلُ يَارَبُّ يَارَبُّ لَعَلَّ اللّٰهُ يُنْجِيْهِ

میں نے دنیا میں مومن کی مثال نہیں پائی مگر وہ شخص جو سمندر میں لکڑی پر سوار ہو اور وہ "یارب" "یارب" کہہ رہا ہوتا کہ اللہ اسے سمندر میں غرق ہونے سے نجات دے

شیخ خلیفہؒ کا فرمان ہے:

عَلَامَةُ التَّوْفِيْقِ اَنْ تُطِيْعَ اللّٰهَ وَاَنْتَ تَخَافُ وَعَلَامَةُ الْخُذْلَانِ اَنْ تَعْصِيَ اللّٰهَ وَاَنْتَ تَرْجُوْ

"توفیق کی علامت یہ ہے کہ تو اللہ کی فرمانبرداری بھی کرے اور اس سے ڈرتا بھی رہے اور رسوائی کی علامت یہ ہے کہ تو اللہ کی نافرمانی بھی کرے اور اس کی رحمت کی امید بھی رکھے

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

سلوک وتصوف کا نواں مقام رجاً

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے نواں مقام رجا یعنی امید ہے رسول اللہ نے فرمایا:

اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ اَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

میرے پاس جبریل آیا اور خوشخبری دی کہ آپ کی امت میں سے جو اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہے۔

حضرت شیخ حنیف رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

اَلرَّجَاءُ اِرْتِيَاحُ الْقُلُوْبِ بِرُؤْيَةِ كَرَمٍ

محبوب حقیقی کے کرم اور نوازش کو دیکھ کر اپنے

الْمَحْبُوْب — دلوں میں راحت پانا رجا و امید کہلاتا ہے۔

اور شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

اَلرَّجَاءُ عَلٰی اَقْسَامٍ رَجُلٌ عَمَلَ حَسَنَةً ثُمَّ يَرْجُوْ قَبُوْلَهَا وَرَجُلٌ عَمَلَ سَيِّئَةً ثُمَّ تَابَ فَهُوَ يَرْجُوْا لْمَغْفِرَةَ وَرَجُلٌ كَاذِبٌ يَتَمَادىٰ فِيْ الذُّنُوْبِ وَيَقُوْلُ اَرْجُوْالْمَغْفِرَةَ

امید کی کئی اقسام ہیں پہلی یہ کہ ایک شخص نیکی کرتا ہے اور اللہ سے قبولیت کی امید رکھتا ہے۔ دوسری قسم یہ کہ کہ برائی کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے پھر اللہ سے مغفرت کی امید رکھتا ہے۔ تیسری قسم وہ جھوٹا شخص جو گناہوں میں بڑھتا چلا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بخشش کی امید رکھتا ہوں

سلوک وتصوف کا دسواں مقام حزن

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے دسواں مقام حزن ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَرِحِيْنَ النَّدِحِيْنَ وَيُحِبُّ كُلَّ قَلْبٍ حَزِيْنٍ

بے شک اللہ حد سے زیادہ ہنسنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے اور ہر غمگین دل کو پسند کرتا ہے۔

NYE MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

حضرت سلیمان بن عیینہ کا ارشاد ہے:

لَوْاَنَّ مَحْزَنًا بَكٰى عَلٰى اُمَّةٍ لَرَحِمَ اللّٰهُ تِلْكَ الْاُمَّةِ

اگر کوئی غمگین شخص کسی قوم پر روئے تو ضرور اللہ اس قوم پر رحم فرماتا ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذؒ کا فرمان ہے:

مَنْ لَمْ يَقْطَعْ مَفَاوِزَةَالْحُزْنِ لَمْ يَسْلُكْ قَلْبُهٗ لِسَفَرِ السَّمَاءِ

جب تک آدمی حزن وغم کے میدان کو طے نہ کرے تب تک اس کا دل آسمان کے سفر پر نہیں چل سکتا

اور حضرت سری سقطی کا ارشاد ہے:

وَدَدْتُ اَنَّ حُزْنَ كُلَّ النَّاسِ اُلْقِىَ عَلٰى

میری یہ خواہش ہے کہ تمام لوگوں کا غم مجھ پر آ پڑے۔

سلوک وتصوف کا گیارہواں مقام تواضع

ان (مقامات سلوک وتصوف) میں سے گیارہواں مقام تواضع ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلذِّلُّ لِلْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنَ الْعِزِّ وَالرِّفْعَةِ — مومن کے لئے اختیاری ذلت عزت ورفعت سے بہتر ہے۔

حضرت ذوالنون مصری سے پوچھا گیا کہ فقر حقیقی کا حامل مقام صفوۃ پر کب فائز ہوتا ہے تو آپؒ نے فرمایا:

اِذَا خَلَعَ الـرَّاحَةَ وَسَعٰى بِالْجُهُوْدِ فِىْ الطَّاعَةِ وَاُحِبُّ سُقُوْطُ الْمَنْزِلَةِ وَاسْتَوٰى عِنْدَهُ الْمُحْمَدَةُ وَالْمُذَمَّةُ — جب وہ آرام راحت کے لباس کو اتار پھینکے اور اللہ کی اطاعت میں محنت کرے۔ اپنے مقام سے انحطاط کو پسند کرے اس کے لئے اس کی اپنی تعریف ومذمت دونوں برابر ہوں۔

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

حضرت ابوالقاسم المنادی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

اَلْعَبْدُ بِخَيْرٍ مَالَمْ يَعْرِفُهُ النَّاسُ فَاِذَا عَرَفُوْهُ فَبُوْهُ — بندہ اس وقت تک خیر کے ساتھ رہتا ہے جب تک لوگ اسے پہچان نہ لیں جب وہ پہچانے لگیں تو وہ ہی ہے

حضرت یحییٰ بن معاذؒ کا فرمان ہے:

حُبُّ الرِّيَاسَةِ نَارٌ فِىْ نَفْسِ بَنِىْ اٰدَمَ اِذَا تُوْقَدُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ تُحْرِقُ اِيْمَانَهُمْ — ریاست وسلطنت کی محبت انسان کے وجود میں وہ آگ ہے جب وہ بھڑک اٹھتی ہے تو ان کے ایمان کو بھسم کر دیتی ہے۔

سلوک وتصوف کا بارہواں مقام توکل

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے بارہواں مقام توکل ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَوْتَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقْتُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ (لوگو!) اگر تم قادر مطلق اللہ پر ایسا توکل کرے جیسا کہ اس پر توکل کا حق ہے تو وہ اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو دیا جاتا ہے

حضرت یحییٰ بن کثیر نے فرمایا ہے:

مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ مَلْعُوْنٌ مَنْ كَانَ ثِقَةً بِاِنْسَانٍ مِّثْلِهٖ تورات میں اس شخص پر لعنت کی گئی ہے جو اللہ کو چھوڑ کر اپنے جیسے انسان پر بھروسہ کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم الخواص سے پوچھا گیا کہ آپ اپنے سفر کے عجیب ترین شئی ہمیں بتادیں تو آپ نے ارشاد فرمایا:

لَقِيَنِيْ الْخِضْرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَنِيْ الصُّحْبَةَ حَسِبْتُ اَنْ يُّفْسِدَ عَلَىٰ سِرِّ تَوَكُّلِيْ بِسُكُوْنِيْ اِلَيْهِ فَفَارَقْتُهٗ حضرت خضر علیہ السلام مجھ سے ملے تو انہوں نے مجھ سے صحبت کے بارے میں پوچھا تو مجھے ڈر سا لگا کہ میرے ان سے میرے توکل کا راز کھل جائے گا چنانچہ میں ان سے جدا ہوگیا

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

سلوک وتصوف کا تیرہواں مقام شکر

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے تیرہواں شکر ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا:

اِلٰهِيْ كَيْفَ اَشْكُرُكَ وَشُكْرِيْ لَكَ نِعْمَةٌ مِّنْ عِنْدِكَ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اے میرے معبود مجھے بتادے کہ میں تیرا شکر کیسے بجالاؤں؟ حقیقت یہ ہے کہ تیری بارگاہ میں شکر بجالانا

اَلْاٰنَ شَکَرْتَنِی بھی تیری نعمتوں میں سے ایک ہے تو اللہ تعالی نے آپ کی طرف وحی کی اب تو نے میرا شکر بجالایا

حضرت ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

اَلشُّکْرُ مَعْرِفَۃُ الْعِجزِ عَنِ الشُّکْرِ اللہ کی بارگاہ میں شکر بجالانے سے اپنی عاجزی و بے بسی کا اظہار کرنا حقیقت میں شکر ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

اَلشُّکْرُ اَنْ تَجْعَلَ نِعْمَۃَ رَبِّکَ مُعِیْنًا عَلٰی طَاعَتِہٖ اے سالک راہ شکر یہ ہے کہ تو اللہ کی نعمتوں کو اس کی اطاعت اور بندگی کے لئے معین اور مددگار بنائے۔

سلوک وتصوف کا چودھواں مقام صبر

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے چودھواں مقام صبر ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ صبر آدھا ایمان ہے۔

اللہ تعالی نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی۔

یَادَاوٗدُ تَخَلَّقْ بِاَخْلَاقِیْ اِنِّیْ اَنَا الصَّبُوْرُ اے داؤد! تو میرے اخلاق کے رنگ میں رنگ جا بے شک میں خود برداشت کرنے والا ہوں۔

حضرت ابوعثمان المغربی کا ارشاد ہے میں نے خضر علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا:

اِنْ تُحِبُّ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَعَلَیْکَ بِالصَّبْرِ اے سالک اگر تو اللہ کے قربت یافتہ بندوں میں شامل ہونا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہے کہ تو صبر اختیار کر

حضرت ابن عطا کا فرمان ہے:

اَلصَّبْرُ اَلْوُقُوْعُ مَعَ الْبَلَاءِ بِحُسْنِ الْاَدَبِ حسن ادب کے ساتھ ابتلاء کا مقابلہ کرنا صبر ہے

سلوک وتصوف کا پندرھواں مقام یقین

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے پندرھواں مقام یقین ہے۔ حضورا کرم نے فرمایا ہے:

اَلْیَقِیْنُ اَلْاِیْمَانُ کُلُّہٗ. یقین کل ایمان ہے۔

حضرت ابوسعید الخراز نے فرمایا ہے:

اَلْعِلْمُ مَا اِسْتَعْمَلَکَ وَالْیَقِیْنُ مَاحَمَلَکَ علم وہ ہے جو عمل پر ابھارے اور یقین وہ جو قرب الٰہی کی طرف جانے کے لئے اسپ ہمت پر سوار کرے

حضرت یحیٰ بن المصور الطوسی نے فرمایا ہے:

یَحْتَاجُ الْفَقِیْرُ اِلٰی اَرْبَعَۃِ اَشْیَاءِ عِلْمٌ یُسَوِّیْہٗ وَذِکْرٌ یُوْلِیْہٗ وَکَذَا یَحْجُرُہٗ وَیَقِیْنٌ یَحْمِلُہٗ اِنْ کَانَ لَہٗ ھٰذَا لَمْ یُبَالُ بَیْنَ الْاَحْیَاءِ اَوْبَیْنَ الْمَوْتٰی فقیر چار چیزوں کا محتاج ہوتا ہے علم جو احوال کو درست کردے، ذکر جو اسے قرب الٰہی کے قریب کردے، یقین جو اسے اسپ ہمت پر سوار کرے اگر یہ سب ہوں تو اسے پرواہ نہیں کہ زندہ رہے یا مردہ

NYF MANZOOR MEHMOODABAD KARACHI

سلوک وتصوف کا سولہواں مقام مراقبہ

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے سولہواں مقام مراقبہ بعض نے کہا ہے:

اَلْمُرَاقِبَۃُ مَاکَرِھْتَ اَنْ یَّرَاہُ النَّاسُ مِنْکَ فَلَا تَفْعَلُہٗ اِذَا خَلْوَتَ مراقبہ یہ ہے کہ تم جس کسی کام کو تجھ سے لوگوں کا دیکھنا ناپسند کرے تو تو اسے تنہائی میں بھی نہ کرے

حضرت ابن عطاءؒ نے فرمایا ہے:

اَفْضَلُ الطَّاعَاتِ مُرَاقِبَۃُ الْحَقِّ عَلٰی دَوَامِ الْاَوْقَاتِ سب سے افضل وبہتر طاعت الٰہی ہمیشہ کا مراقبہ حق ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مَنْ رَاقِبَ سَرِیْرَتَہٗ حَرَسَتْ جَوَارِحَہٗ وَمَنْ حَسُنَتْ رِعَایَتَہٗ دَامَتْ وِلَایَتَہٗ

جو اپنے باطن کا مراقبہ کرے اس کے اعضاء و جوارح گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں جو ہمیشہ خدا کا خیال رکھتا ہے اس کی ولایت برقرار رہتی ہے۔

حضرت حارث المحاسبی کا ارشاد ہے:

اَوَّلُ الْمُرَاقِبَۃِ عِلْمُ الْقَلْبِ لِقُرْبِ الرَّبِّ

مراقبے کا پہلا درجہ اللہ کے قرب کے لئے قلب یعنی دل کا علم ہے

سلوک وتصوف کا سترہواں مقام عبودیت

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے سترہواں مقام عبودیت ہے۔ حضرت ابراہیم الثعلبی کا ارشاد ہے:

NYF MANZOOR MEHMOOD ... KARACHI

اَلْعُبُوْدِیَّۃُ اَرْبَعَۃُ اَشْیَاءِ اَلْوَفَاءُ بِالْعُھُوْدِ وَالْحِفْظُ بِالْحُدُوْدِ وَالرِّضَاءُ بِالْمَوْجُوْدِ وَالصَّبْرُ عَلَی الْمَفْقُوْدِ

عبودیت چار چیزوں سے عبارت ہے وعدے کو پورا کرنا، اللہ کے قائم کردہ حدود کی حفاظت کرنا، موجود یعنی دستیاب نعمتوں پر خوش رہنا، اور مفقود یعنی گمشدہ نعمتوں پر صبر کرنا

اور حضرت ابو علی الدقاق کا فرمان ہے۔

اَنْتَ عَبْدٌ فِیْ مَنْ رِقِّہٖ فَاِنْ کُنْتَ اَسِیْرًا فِیْ اَسِیْرِ نَفْسِکَ فَاَنْتَ عَبْدُنَفْسِکَ وَاِنْ کُنْتَ اَسِیْراً دُنْیَاکَ فَاَنْتَ عَبْدُ دُنْیَاکَ

تو جس کی قید میں ہو اسی کا بندہ ہے اگر تو نفس کا قیدی ہے تو تم سمجھ لے تو نفس کا بندہ ہے اگر تم دنیا کا قیدی ہے تو دنیا کا غلام ہے۔

سلوک وتصوف کا اٹھارہواں مقام استقامت

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے اٹھارہواں مقام استقامت ہے۔ حضرت محمد واسطی کا فرمان ہے:

اَلْخُصْلَةُ الَّتِیْ بِهَا كُمِلَتِ الْمَحَاسِنُ وَبِفَقْدِ هَا قُبِحَتِ الْمَحَاسُ اَلْاِسْتِقَامَةُ

وہ خصلت جس کی وجہ سے محاسن اخلاق مکمل ہوتے ہیں اور جس کے نہ ہونے سے محاسن نامکمل ہوتے ہیں وہ استقامت ہے۔

حضرت ابوعلی الجرجانی نے فرمایا:

اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاطْلُبِ الْاِسْتِقَامَةَ وَلَا تَطْلُبِ الْكَرَامَةَ فَاِنَّ نَفْسَكَ مُتَحَرِّكٌ بِالْكَرَامَاتِ وَ رَبُّكَ يَطْلُبُ الْاِسْتِقَامَةَ

گر تم سچے ہو تو (رب العالمین) سے استقامت طلب کرو اور کرامت طلب نہ کرو یقیناً تیرا نفس کرامت کیلئے بے چین رہتا ہے حالانکہ تمہارا پروردگار تم سے استقامت طلب کرتا ہے

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے پس

فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ (هود) پس آپ ثابت قدم رہیں جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے۔

سلوک وتصوف کا انیسواں مقام اخلاص

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے انیسواں اخلاص ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلْاَخْلَاصُ سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِیْ اِسْتَوْدَعْتُهُ مَنْ اَحْبَبْتُهُ مِنْ عِبَادِیْ

اخلاص میرے رازوں میں سے ایک راز ہے جو میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہے ودیعت کرتا ہوں

حضرت یعقوب المکفوف کا ارشاد ہے:

اَلْمُخْلِصُ مَنْ یَکْتُمُ حَسَنَاتَهٗ کَمَا یَکْتُمُ سَیِّاٰتَهٗ

مخلص وہ شخص ہے جو اپنی حسنات یعنی اچھائیوں کو بھی اسی طرح چھپاتا ہے جس طرح اپنی برائیوں کو چھپاتا ہے

حضرت حمد بن سعید المروزی کا ارشاد ہے:

اَلْاَمْرُ کُلُّهٗ یَرْجِعُ اِلَی الْاَصْلَیْنِ فِعْلٌ مِّنْهُ لَکَ وَفِعْلٌ مِّنْکَ لَهُ الرِّضَاءُ بِمَا فَعَلَ وَالْاِخْلَاصُ فِیْمَا تَفْعَلُ فَاِنْ فَعَلْتَ ذَالِکَ فَقَدْ صُوِّرْتَ بِھٰذَیْنِ وَقُرَّتْ عَیْنُکَ فِی الدَّارَیْنِ

تمام امور اپنی انتہا پر جا کر دو اصل پر منتج ہوتے ہیں ایک وہ عمل جو اس محبوب و مطلوب حقیقی کی طرف سے تیرے لئے ہے اور دوسرا وہ عمل جو تم اس کے لئے کرتا ہے جو وہ کرے اس پر راضی ہو اور جو تم کرتا ہے اس میں اخلاص ہو اگر تم نے یہ کام کیا تو یقیناً تم ان دونوں سے مزین ہو جاؤ گے اور تمہاری دونوں آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی

حضرت ابو عثمان مغربی قدس سرہ نے فرمایا:

اَلْاِخْلَاصُ نِسْیَانُ رُؤْیَةَ الْخَلْقِ بِدَوَامِ النَّظْرِ اِلَی الْخَالِقِ

بندے کا ہمہ وقت اپنے خالق اور محبوب حقیقی کی طرف دیکھنے کی وجہ سے مخلوق کو بھول جانا اخلاص ہے

NYF MANZOOR MEHMOODABAD KARACHI

سلوک و تصوف کا بیسواں مقام صدق

ان مقامات سلوک و تصوف میں سے بیسواں مقام صدق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی۔

یَادَاوُدُ مَنْ صَدَّقَنِیْ فِیْ سَرِیْرَتِهٖ صَدَّقْتُهٗ عِنْدَالْمَخْلُوْقِیْنَ فِی الْعَلَانِیَّةِ

اے داؤد میرے بندوں میں سے جو خلوت میں میری تصدیق کرے تو میں مخلوق میں اعلانیہ اس کی تصدیق کروں گا۔

حضرت ابراہیم الخواص ؒ نے فرمایا ہے:

اِنقِطَاعُ الْخَلْقِ عَنِ اللهِ بِخَصْلَتَیْنِ اُوْلِیھُمَا اِنَّھُمْ طَلَبُوْا النَّوَافِلَ وَضَیَعُوْا الْفَرَائِضَ وَالثَّانِیَۃُ اِنَّھُمْ اَخَذُوْا اَعْمَالًا بِالظَّاھِرِ وَلَمْ یَاْخُذْ اَنْفُسَھُمْ بِالصِّدْقِ

دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے مخلوق کا اللہ سے تعلق بندگی ٹوٹ جاتا ہے اس میں پہلی یہ کہ وہ نوافل کے پیچھے پڑ کر فرائض کو ضائع کرتی ہیں اور دوسری یہ کہ وہ اعمال کو ظاہراً اپناتی ہے جبکہ ان کے دلوں نے صدق دل سے نہیں مانا

سلوک وتصوف کا اکیسواں مقام حیاء

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے اکیسواں مقام حیاء ہے۔ حضرت فضیلؒ کا فرمان ہے:

خَمْسٌ مِّنْ عَلَامَاتِ الشَّقَاءِ اَلْقَسْوَۃُ فِی الْقَلْبِ وَجَمُوْدُ الْعَیْنِ وَالرَّغْبَۃُ فِی الدُّنْیَا وَطُوْلُ الْاَمَلِ وَقِلَّۃُ الْحَیَاءِ

پانچ چیزیں بدبختی کی علامتیں ہیں دل کی سختی، آنکھوں کی خشکی، دنیا کی طرف رغبت، لمبی امیدیں، اور حیاء کی کمی۔

حضرت جنید قدس سرہ سے حیاء کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

رُؤْیَۃُ الْاٰلَاءِ وَرُؤْیَۃُ التَّقْصِیْرِ فَیَتَوَلَّدُ مِنْ بَیْنِھِمَا حَالَۃٌ تُسَمّٰی الْحَیَاءُ

اللہ کی نعمتوں کو کثرت کی نظر سے اور اپنی بندگی کو کمی کی نظر سے دیکھنا سوان دونوں سے ایک ایسی حالت جنم لیتی ہے جسے حیاء کا نام دیا جاتا ہے۔

NYF MANZOOR MEHMOODABAD LIBRARY KARACHI

حضرت ابوبکر الوراق فرماتے ہیں:

اِنَّمَا اُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ فَاَنْصَرِفُ عَنْھَا وَاَنَا بِمَنْزِلَۃِ مَنْ یَّنْصَرِفُ مِنَ السَّرِقَۃِ مِنَ الْحَیَاءِ

کبھی کبھی میں دو رکعات نماز پڑھتا ہوں پھر اس سے رجوع کرتا ہوں جیسے کوئی شخص حیاء کی بناء پر چوری کر کے چھپا چھپا شرمندہ لوٹ آتا ہے

سلوک وتصوف کا بائیسواں مقام ذکر

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے بائیسواں مقام ذکر ہے۔ رسول اللہ کا ارشاد گرامی ہے

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے کہ

لَاَنْ اَجْلِسَ مَعَ قَوْمٍ یَّذْکُرُوْنَ اللہَ بَعْدَ صَلوٰۃِ الصُّبْحِ اِلٰی اَنْ تَطْلعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ

مجھے ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنا زیادہ محبوب ہے جو صبح کی نماز کے بعد سے طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں، بنسبت اس سے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے

حضور اکرم نے فرمایا ہے:

مَامِنْ ذِکْرٍ اَفْضَلُ مِنْ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ

کوئی بھی ذکر لا الہ الا اللہ سے افضل نہیں ہے۔

نبی اکرم کا یہ بھی فرمان ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

اِذَا رَاَیْتُمْ عَبْدِیْ یُکْثِرُ ذِکْرِیْ فَاَنَا اَذِنْتُ لَہٗ فِیْ ذَالِکَ وَاَنَا اُحِبُّہٗ وَاِذَا رَاَیْتُمْ عَبْدِیْ لَایَذْکُرُنِیْ فَاُحْجِبُہٗ عَنْ ذَالِکَ وَاَنَا اَبْغُضُہٗ

لوگو! جب تم میرے بندے کو دیکھیں جو بکثرت میرا ذکر کرتا ہے میں اسے اس کی اذن دیتا ہوں سو میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جب تم میرے بندے کو دیکھیں جو میرا ذکر نہیں کرتا تو میں اس سے پردہ کرتا ہوں اور میں اسے ناپسند کرتا ہوں

NYF MANZOOR MOODABAD BOOK KARACHI

اور رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللہِ حَتّٰی یَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ مُّرَائُوْنَ

اللہ کا ذکر اتنی کثرت کے ساتھ کیا کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں

اور نبی اکرم نے فرمایا:

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکٰیھَا وَاَرْفَعُھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اَعْطَاءِ الذَّھَبِ

کیا تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو اللہ کے ہاں سب سے بہتر، پاکیزہ اور درجات میں سب سے بلند اور اللہ کی راہ میں سونا

وَالْوَرَقِ وَخَیْرٌلَّکُمْ مِنْ اَنْ لَوْعَدُوْتُمْ اِلٰی عَدُوِّکُمْ وَ ضَرَبْتُمْ رِقَابَھُمْ وَضَرَبُوْا رِقَابَکُمْ قَالُوْ ابَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اُذْکُرُوْاللّٰہَ کَثِیْرًا

چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے نیز وہ اللہ کی راہ میں اپنے دشمنوں کو قتل کرنے یا تمہارے مارے جانے سے بھی بہتر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ! فرمایا کہ اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو

حضور نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَرْتَعَ فِیْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَلْیُکْثِرْ ذِکْرَاللّٰہِ۔

جو جنت کے باغیچوں سے خوب ٹہلنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرے

آپ سے پوچھا:

اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ ؟فَقَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُکَ رَطْبٌ فِیْ ذِکْرِاللّٰہِ

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تجھے موت آئے تو تیری زباں اللہ کے ذکر سے تر ہو۔

NYF MANZOOR MEHMOODABAD KARACHI

اور آپ نے یہ بھی فرمایا:

اَکْثَرُ النَّاسِ اِیْمَانًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ ذِکْرًا فِیْ الدُّنْیَا

قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ ایمان والا وہ ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہوگا

اور حضرت داوٗد علیہ السلام کا فرمان ہے:

اِلٰھِیْ اِذَا رَاَیْتَنِیْ اَخَذُ لُ مَجْلِسًا مِنَ الذَّاکِرِیْنَ اِلٰی مَجْلِسِ الْغَافِلِیْنَ فَاکْسِرْ

اے میرے معبود! جب تو مجھے ذاکرین کی مجلس سے غافل لوگوں کی مجلس کی طرف جاتے ہوئے دیکھے تو

رِجۡلِیۡ اَزُوۡرُھُمۡ فَاِنَّھَا نِعۡمَۃٌ تَنۡعَمُ بِھَا

میری ٹانگ توڑ دے کیونکہ وہ ذاکرین کی مجلس اللہ کی ایک نعمت ہے

حضرت ذوالنونؒ کا فرمان ہے:

لِکُلِّ شَیۡءٍ عُقُوۡبَۃٌ وَعُقُوۡبَۃُ الۡعَارِفِ غَفۡلَتُہٗ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ

ہر چیز کے لئے ایک سزا ہوتی ہے عارف کی سزا اللہ کے ذکر سے غفلت اور دوری ہے۔

حضرت ابوبکر الجرجانی کا فرمان ہے:

اَلذِّکۡرُ مَنۡشُوۡرُ الۡوِلَایَۃِ فَمَنۡ وَفَقَ لِذِّکۡرِ فَقَدۡ اَعۡطٰی مَنۡشُوۡرَ الۡوِلَایَۃِ وَمَنۡ سَلَبَ مِنۡہُ الذِّکۡرَ فَقَدۡ عَزَلَ

ذکر ولایت کا دستور ہے جس کسی کو ذکر کی توفیق ہوئی تو یقیناً اسے ولایت کا منشور مل گیا اور جس سے ذکر کی توفیق سلب ہوئی تو وہ ولایت سے معزول ہوا۔

حضرت ذوالنونؒ کا ارشاد ہے:

مَنۡ ذَکَرَ اللّٰہَ ذِکۡرًا عَلَی الۡحَقِیۡقَۃِ نَسِیَ فِیۡ جَنۡبِ ذِکۡرِہٖ کُلَّ شَیۡءٍ حَفِظَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ کُلَّ شَیۡءٍ وَکَانَ لَہٗ عِوَضًا مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ

جو حقیقی معنوں میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کے ذکر کے بعد وہ ہر چیز بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے اس کی حفاظت کرتا ہے اس کی ہر چیز کا عوض عطا کرتا ہے۔

NYE MANZOOR MAHMOODABAD KARACHI

سلوک و تصوف کا تیسواں مقام توحید

ان مقامات سلوک و تصوف میں سے تیسواں مقام توحید ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَتَانِیۡ جِبۡرِیۡلُ وَبَشَّرَنِیۡ اِنَّ مَنۡ مَاتَ مِنۡ اُمَّتِکَ لَایُشۡرِکُ بِاللّٰہِ شَیۡئًا دَخَلَ الۡجَنَّۃَ

میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے خوشخبری دی کہ آپ کی امت میں سے کسی کو اس حالت میں موت آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ

کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ہے تو وہ جنت میں جائے گا

حضرت یحیٰ بن معاذؒ کا فرمان ہے:

اِنَّ لِلتَّوْحِیْدِ نُوْرٌ وَاِنَّ لِلشِّرْکِ نَارٌ وَاِنَّ نُوْرَالتَّوْحِیْدِ اَحْرِقُ سَیِّئَاتِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَاِنَّ النَّارَ الشِّرْکِ اَحْرِقُ حَسَنَاتِ الْمُشْرِکِیْنَ

یقیناً توحید کا ایک نور ہوتا ہے اور شرک کے لئے نار یعنی آگ مخصوص ہے اور بے شک توحید کا نور مقربین کے گناہوں کو بھسم کر دیتا ہے اور شرک کی آگ مشرکین کی نیکیوں کو جلا دیتی ہے۔

حضرت محمد بن رویمؒ کا ارشاد ہے:

اَلتَّوْحِیْدُ مَحْوُ اٰثَارِ الْبَشَرِیَّةِ وَتَجَرُّدِ الْاِلٰهِیَّةِ

بشریت کے آثار کو ختم کر کے ذاتِ الٰہی سے وابستہ ہونا اخلاق توحید ہے۔

حضرت ابوالقاسم قشیریؒ کا ارشاد ہے:

اَلتَّوْحِیْدُ نِسْیَانُ مَاسِوَی التَّوْحِیْدِ

توحید کے سوا ہر چیز کو بھول جانا توحید ہے۔

NYF MANZOOR MEHMOODABAD ... KARACHI

حضرت شبلیؒ نے ایک آدمی سے پوچھا:

هَلْ تَدْرِیْ لِمَالَا تَصِحُّ تَوْحِیْدُکَ ؟قَالَ لَا قَالَ لِاَنَّهٗ تَطْلُبُهٗ بِکَ

کیا آپ جانتے ہیں آپ کی توحید کیوں صحیح نہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیونکہ تجھے اس کی طلب اپنے بل بوتے پر ہے

حضرت جنیدؒ کا ارشاد ہے:

اَلتَّوْحِیْدُ الَّذِیْ تَفَرَّدَ بِهِ الصُّوْفِیَّةُ هُوَا اِفْرَادُ الْقِدَمِ عَنِ الْحُدُوْثِ وَالْخُرُوْجِ عَنِ الْاَوْطَانِ وَقَطْعُ الْمَحَابِ وَتَرْکُ مَاعَلِمَ

وہ توحید جو صوفیہ کا طرۂ امتیاز ہے تمام فنا ہونے والی چیزوں کو چھوڑ کر بقا والی ذات سے وابستہ ہونا، نفس کے وطن سے نکلنا نفس کی محبوب چیزوں

جَھِلَ وَاَنْ يَّكُوْنَ الْحَقُّ مَكَانَ الْجَمِيْعِ — سے منقطع ہونا اور معلوم و مجہول چیزوں کا ترک کر دینا اور حق تعالیٰ کو ان تمام کی جگہ لینا

سلوک وتصوف کا چوبیسواں مقام معرفت

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے چوبیسواں مقام معرفت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ دُعَامَةُ الْبَيْتِ اَسَاسَةٌ وَدُعَامَةُ الدِّيْنِ مَعْرِفَةُ بَاللّٰه — گھر کا تمام دارو مدار اس کی بنیاد پر ہوتا ہے اور دین کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی معرفت پر ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

مَاسَرَّنِیْ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَلَمْ اَكُنْ عَرَفْتُ اللّٰه فِي الدُّنْيَا — دنیا میں اللہ کی معرفت حاصل کیے بغیر جنت میں جانے کی مجھے کوئی خوشی نہیں ہے

حضرت ابوسلیمان نے فرمایا:

يَفْتَحُ اللّٰهُ الْمَعَارِفَ لِلْفَقِيْرِ عَلٰى فَرَاشِه مَالَا يَفْتَحُ لِغَيْرِه وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ — اللہ فقیر کے لئے معارف (کا دروازہ) اس کے بستر پر کھول دیتا ہے جو اس کے غیر پر نہیں کھولتا (اگرچہ) وہ نماز کی حالت میں کھڑا ہے

حضرت نصر بن احمد کا فرمان ہے:

اَلْمَعْرِفَةُ طُلُوْعُ الْاَنْوَارِ مِنْ مُشَاهِدَاتِ الْاَسْرَارِ — اسرار الٰہی کے مشاہدے کی وجہ سے بندہ مومن کے دل میں انوار کا طلوع ہونا معرفت ہے۔

حضرت حسین بن منصور فرماتے ہیں:

عَلَامَةُ الْعَارِفِ اَنْ يَكُوْنَ عَارِفًا فِي الدُّنْيَا وَ — عارف کی علامت یہ ہے کہ وہ دنیا اور آخرت

NYE MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

الْاٰخِرَۃِ — دونوں میں معرفت کا حامل ہوتا ہے۔

حضرت ابوالحسن نوری فرماتے ہیں:

اَلْعَارِفُ مَادَامَ فِی الدُّنْیَا یَکُوْنُ بَیْنَ الْفَقْرِ وَالْفَخْرِ اِذَا نَظَرَ اِلَی اللّٰہِ افْتَخَرَ وَاِذَا نَظَرَ اِلٰی نَفْسِہٖ افْتَقَرَ فَبِاللّٰہِ فَخْرُہٗ وَاِلَیْہِ فَقْرُہٗ

عارف دنیا میں فقر اور فخر کے درمیان رہتا ہے جب وہ اللہ کے فضل کو دیکھتا ہے تو فخر کرتا ہے جب وہ خود کو حاجت مند وفقیر پاتا ہے اللہ کے سہارے پر اس کو فخر ہے اور اپنے فقر کا شکوہ اسی سے ہے

سلوک وتصوف کا پچیسواں مقام محبت

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے پچیسواں مقام محبت ہے۔ آثار میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی۔

اِنِّیْ اِذَا اطَّلَعْتُ عَلٰی قَلْبِ عَبْدِیْ فَلَمْ اَجِدْ فِیْہِ حُبَّ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَلَاْتُہٗ مِنْ حُبِّیْ

بیشک جب میں نے اپنے بندے کے دل میں دیکھا تو میں نے اس میں دنیا وآخرت کی محبت نہ پائی پس اس کے دل کو اپنی محبت سے بھر دیا

حضرت یحیٰی بن معاذؒ فرماتے ہیں:

مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنَ الْحُبِّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ عِبَادَۃِ سَبْعِیْنَ سَنَۃٍ بِلَا حُبٍّ

محبت کا ایک ذرہ مجھے ستر سال محبت کے بغیر عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت الذوالنون فرماتے ہیں:

ذَھَبَ الْمُحِبُّوْنَ لِلّٰہِ شَرَفَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ لِاَنَّ النَّبِیَّ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ فَھُمْ مَعَ اللّٰہِ تَعَالٰی

اللہ سے محبت کرنے والے ہی دنیا وآخرت کے شرف لے گئے کیونکہ نبی اکرم نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس کے ساتھ وہ محبت کرتا

ہے سووہ اللہ کے ساتھ ہیں

حضرت شبلیؒ نے فرمایا:

سُمِّيَ الْمُحَبَّةُ مُحَبَّةً لِاَنَّهَا تَمْحُوْمِنَ الْقَلْبِ مَاسِوَى اللّٰه

محبت کو محبت کا نام اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ وہ انسان کے دل سے اللہ کے سوا ہر چیز کو مٹا دیتی ہے

حضرت جنید بغدادی سے محبّ کے اوصاف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

اَلْمُحِبُّ قَلِيْلُ الْخِلْطَةِ وَدَائِمُ الْفِكْرَةِ وَكَثِيْرُ الْخَلْوَةِ وَظَاهِرُ الصُّمْتِ وَ لَا يُبْصِرُ اِذَا نَظَرَ وَلَايَسْمَعُ اِذَا قُرِئَ وَ لَايَفْهَمُ اِذَا كُلِمَ وَلَايَحْزَنُ اِذَا اُصِيْبَ وَ لَايَفْرَحُ اِذَا اَصَابَ الْجُوْعُ لَايَدْرِئُ وَ يَعْرِئُ لَايَشْعُرُ وَيَمْرِضُ فَلَا يَحِسُّ يَنْظُرُ اِلَى اللهِ فِيْ خَلْوَتِهٖ وَيَاْنِسُ بِهٖ وَيُنَاجِيْ فِيْ سِرِّهٖ وَجَهْرِهٖ وَلَا يُنَازِعُ اَهْلَ الدُّنْيَا فِيْ دُنْيَا هُمْ تَرَاهُ حَزِيْنًا يَخْشٰى حَرْمَانَ مَايَرْجُوْا وَ يَخَافُ فَوْتَ مَايَطْلُبُ قَدْ دَهَشَ عَقْلُهٗ فِيْ مُطَالِعَةِ اللهِ وَيَذُوْبُ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَيَفْنٰى مِنْ غَيْرِ اَلَمٍ قَلِيْلُ الْمَنَامِ قَلِيْلُ الطَّعَامِ دَائِمُ الْاَحْزَانِ لِلنَّاسِ شَانٌ وَلَهٗ شَانٌ اِذَا خَلٰى حَنَّ وَاِذَا تَفَرَّدَ

محبّ لوگوں سے میل جول کم رکھتا، ہمیشہ غور وفکر کرتا، زیادہ تر خلوت نشین، بظاہر خاموش رہتا ہے، وہ دیکھتا ہے وہ کچھ نہیں سوجھتا، اسکے سامنے پڑھا جائے تو نہیں سنتا، جب بات کی جائے تو نہیں سمجھتا، جب مصیبت آتی ہے تو غمگین نہیں ہوتا، جب آسودگی ہوتی ہے تو اسے کوئی خوشی نہیں ہوتی، اسے بھوک لگتی ہے لیکن اسے پتہ نہیں چلتا خود ننگا ہے لیکن اپنی عریانی کا شعور نہیں ہوتا، وہ بیمار ہوتا ہے تو محسوس نہیں کرتا وہ خلوت میں اللہ کو دیکھتا اور اس سے محبت کرتا ہے اسے کھل کر اور چھپ کر مناجات کرتا ہے وہ دنیا والوں سے دنیوی معاملات میں جھگڑتا نہیں ہے تمہیں وہ غمگین ہی دکھائی دیتا ہے وہ امید کی محرومی سے ڈرتا رہتا ہے اور مطلوب کے گم ہونے سے خوف کھاتا ہے اس کی عقل قدرت کا مطالعہ کر کے متحیر ہوتی ہے وہ مرض کے بغیر پگھلتا ہے اور درد کے بغیر ٹوٹتا ہے وہ کم سوتا اور کم کھاتا

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

فَالْحَنِيْنُ شُغْلُهٗ وَالْاَنِيْنُ وَ نَادُهٗ لَهٗ شَرَابٌ مِنْ كَاْسِ الْوِدَادِ وَ اسْتَوْحَشُ مَعَ جَمِيْعِ الْعِبَادِ

ہے اور غمگین رہتا ہے لوگوں کی الگ حالت ہوتی ہے اس کی الگ شان۔ وہ خلوت آ ولگاتا اور تنہائی میں روتا ہے آہ وزاری اس کا مشغلہ اور آہ وفغان اس کا تکیہ ہے اس کے پینے لئے شراب محبت کے جام ہیں وہ تمام بندوں سے وحشت محسوس کرتا ہے

سلوک وتصوف کا چھبیسواں مقام شوق

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے چھبیسواں مقام شوق ہے۔ رسول اللہ اپنے دعا میں فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ شَوْقًا اِلٰی لِقَائِکَ وَالنَّظَرَ اِلٰی وَجْهِکَ الْکَرِيْمِ

اے میرے معبود میں تجھ سے تیری ملاقات کے شوق کا اور آپ کے عظمت والے چہرے کے دیدار کا سوال کرتا ہوں

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں:

مَنْ اِشْتَاقَ اِلٰی لِقَاءِ اللّٰهِ اِشْتَاقَ اِلَيْهِ کُلُّ شَیْءٍ

جو اللہ سے ملاقات کا شوق رکھتا ہے تو ہر چیز اس سے ملاقات کا شوق رکھتی ہے۔

حضرت ابوالقاسم قشیریؒ فرماتے ہیں:

اَلشَّوْقُ نَارُاللّٰهِ اِشْتَعَلَهَا فِیْ قُلُوْبِ اَوْلِيَائِهٖ وَتَحْرِقُ مَافِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْخَوَاطِرِ

شوق اللہ کی وہ آگ ہے جو اس کی اولیاء کے دلوں میں بھڑک اٹھتی ہے اور تمام شیطانی وسوسوں کو جلادیتی ہے

اور آثار میں آیا ہے اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی:

یَـادَاوُدُ لَوْیَعْـلَـمُ الْـمُدْبِرُوْنَ عَنِّیْ کَیْفَ انْتِـظَارِیْ لَهُـمْ وَرِفْـقِـیْ بِهِـمْ وَشَوْقِیْ اِلٰی تَـرْکِ مَـعَـاصِیْهِـمْ لَـمَـاتُوْا شَوْقًا اِلَیَّ وَانْـقَـطَـعَـتْ اَوْصَـالُهُـمْ مِـنْ مُـحَبَّتِـیْ یَـادَاوُدُ هٰـذِهٖ اِرَادَتِـیْ فِـی الْـمُـدْبِرِیْنَ عَنِّیْ فَکَیْفَ اِرَادَتِیْ فِی الْمُقْبِلِیْنَ؟

اے داؤد! اگر میری یاد اور محبت سے پیٹھ پھیرنے والوں کو معلوم ہوتا کہ میں ان کا کیسا انتظار کرتا ہوں اور میرا کتنا شوق ہے کہ وہ نافرمانیاں چھوڑ دیں؟ وہ شوق کے غلبے سے مرجائیں اور میری محبت کی وجہ سے اپنی قرابت داروں کو چھوڑ جائیں اے داؤد! یہ تو پیٹھ پھیرنے والوں کے ساتھ میری ارادت ہے میری رخ کرنے والوں کے لئے میرا انتظار کیسا ہوگا؟

حضرت الفارسی فرماتے ہیں:

قُلُوْبُ الْمُشْتَاقِیْنَ مُنَوَّرٌ بِنُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَاِذَا تَحَرَّکَتْ اِشْتِیَاقًا اَضَاءَ النُّوْرَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

دیدار الٰہی کے مشتاقوں کا دل نور حق سے ایسے منور ہیں جب فرط اشتیاق سے وہ حرکت کرتے ہیں تو وہ مشرق اور مغرب کے درمیان تمام موجودات کو روشن کرتا ہے

NYE MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ شوق کی شدت میں بے تاب ہو کر بارگاہ الٰہی یوں مناجات کرتے ہیں:

اِلٰهِـیْ اِنْ اَعْـطَـیْتَ اَحَـدًا مِّـنَ الْـمُحِبِّیْنَ لَکَ مَـاتُسْکِنُ قُلُوْبَهُمْ فَاَعْطِنِیْ ذَالِکَ فَقَدْ اَضَرَّنِیْ الْقَلَقُ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَدْهَمَ فَـرَاَیْتُ فِـیْ الْـمَـنَـامِ فَوَقَفَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَقَالَ یَااِبْرَاهِیْمُ اَمَا اسْتَحْیَیْتَ مِنِّیْ اَنْ

اے معبود! اگر تو نے محبت کرنے والے کسی بندے کو وہ نعمت دی ہے جو تیرے فراق میں بے چین دل کو سکون دے تو وہ مجھے بھی دے کیونکہ جدائی نے مجھے بےچین کر دی ہے حضرت ابراہیم بن ادہم فرماتے ہیں۔ میں نے خواب میں دیکھا مجھے سامنے بٹھا دیا گیا ہے اور کہا کہ

تَسْئَلْنِیْ مَایُسْکِنُ بِہٖ قَلْبَکَ وَھَلْ یَسْکُنُ الْمُشْتَاقُ قَبْلَ لِقَاءِ حَبِیْبِہٖ فَقُلْتُ یَارَبِّ بُھِتُّ فِیْ حَیَاکَ فَلَمْ اَدْرِیْ فَاغْفِرْلِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَااَقُوْلُ ؟ فَقَالَ قُلْ اَللّٰھُمَّ ارْضِنِیْ بِقَضَائِکَ وَصَبِّرْنِیْ عَلٰی بَلَائِکَ وَاَوْزِعْنِیْ شُکْرَ نِعَمَائِکَ

اے ابراہیم! کیا تم مجھ سے حیا نہیں کرتے؟ تو مجھ سے وہ چیز مانگ رہا ہے جو تیرے دل کو سکون دے کیا کسی دوست سے ملاقات کا شوق رکھنے والے کو اپنے دوست سے ملاقات سے پہلے چین ملتا ہے؟ سو بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا اے میرے پروردگار! میں دم بخود ہوں مجھے ادراک نہ تھا تو مجھے بخش دے اور مجھے سکھا دے کہ میں کیا کہوں؟ اللہ نے فرمایا تو کہو اے میرے معبود مجھے تیرے فیصلے پر خوش رکھ، تیری طرف سے میری آزمائش پر مجھے صبر کی توفیق دے اور تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق دے

اختتامیہ

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

یہ وہ اشارے ہیں جو میں نے محبت اور عرفان کے اچھے اچھے اقوال اور احوال مروّت اور یقین والوں کے درجات کے اشارے کے بارے میں طالقان کے رہنے والے، جو ان احوال و مقامات کے طلبگار اور رغبت رکھنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں زمانے کے حوادث سے بچائے (آمین) میں انہیں طاعات وعبادات کو اپنے اوپر لازم پکڑنے، احکام شریعت محمدیہ کی مخالفت سے اجتناب کرنے، نفسانی شہوات اور پسندیدہ چیزوں سے منقطع ہونے، اپنے اوقات کو مختلف قسم کی عبادات میں تقسیم کرنے، تکلیف اور سختی پر صبر کرنے، مباح اور جائز چیزوں سے متعلق تعلق کی ڈوری کو روکنے، شبہات والی جگہ پر جانے سے باز رہنے، عبادت و بندگی میں استقامت اختیار کرنے، رب العالمین کے فضل و کرم کے دروازے پر ہمیشہ دستک دینے، خدمت کی بساط پر محنت کے قدم کو جمائے رکھنے، اپنی عبادت و بندگی کو کمی کی نظر سے دیکھنے، اپنی کوتاہیوں کا محاسبہ کرنے کی عادت ڈالنے، آرام طلبی چھوڑنے، قربِ الٰہی کی طلب

میں آتشِ شوق کو گرم سے گرم تر کرنے، حسی تعلقات کو توڑنے، نفسانی خواہشات کی نفی کرنے، مخلوق کے پاس موجود چیزوں سے ناامید ہونے، بشری صفات سے تزکیہ نفس کرنے، بہیمی اوصاف کی ظلمتوں سے تصفیۂ قلب کرنے، ملکوتی انوار سے روح کی تجلیہ کرنے، اخلاق الٰہی کے رنگ میں رنگنے، اخلاص کی چوٹی تک ترقی کر جانے، رضائے الٰہی کے لئے دوسروں کو نصیحت کرنے، اللہ کی رضا کے لئے لوگوں سے محبت کرنے، اللہ ہی کی رضا کے لئے بغض رکھنے، احکام الٰہی کی تعظیم کرنے مخلوق پر شفقت اور مہربانی کرنے، اللہ کی تقدیر پر یقین رکھنے، خود کو امر الٰہی کے سپرد کرنے، اپنے تمام معاملات کو اللہ کے سپرد کرنے، اللہ پر حسن توکل کرنے، اللہ کے فیصلے پر خوش ہونے، سچائی اختیار کرنے، اپنے دل کو جاہ و منصب اور مال و دولت کی محبت سے پاک کرنے، دنیا کی طرف اس نظر سے دیکھنے کہ یہ متاعِ قلیل اور فانی ہے اور مال دنیا سے جو کچھ ملا ہے، اس پر قناعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ پس میری وصیت ہر اس شخص کے لئے ہے جو نجات کے راستے پر چلنے کی خواہش مند ہے، صبح و شام اللہ کے ذکر کے لئے اپنا دل فارغ رکھتا ہے اور سرمدی سعادت کے حصول کے لئے بھی اپنے دل کو فارغ رکھتا ہے اور آخرت کی نعمتوں کے حصول کے لئے محنت کرتا ہے اور حق بات کرتا ہے اور سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

شاہ ہمدانؒ کا زنجیرۂ طریقت

(یہ) وہ (احوال و مقامات سلوک و تصوف) ہیں جو میں نے اپنے شیخ سیدی وسندی و عمادی، نابغۂ عصر، فریدِ وقت، قدوۃ العارفین، امام السالکین، سلطان المحققین، قطب دائرۃ الموحدین، سراللہ فی الارضین، ابوالمیامن نجم الحق والدین، محمد بن محمد بن احمد الاسفرائنی، اللہ تعالیٰ ان کے انفاس شریفہ کی برکت سے مسلمانوں کو نفع دے (آمین) کی حضوری میں پایا اور میں نے خود ان (حقائق) کا مشاہدہ کیا انہوں نے شیخ الشیوخ الاسلام، عالم ربانی، رکن الحق والدین احمد بن محمد البیابانکی المعروف بہ علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی (اور ان احوال و مقامات کا مشاہدہ کیا)، انہوں نے عارف

نورالدین عبدالرحمٰن اسفرائنی کی صحبت اختیار کی، وہ حضرت شیخ احمد ذاکر جوز جانی کی صحبت میں بیٹھے، انہوں نے شیخ کامل السائر رضی الدین علی بن لالہ کی صحبت اختیار کی، انہوں نے شیخ الشہید مجدالدین البغدادی کی صحبت اختیار کی، انہوں نے شیخ امام علامہ سلطان المحدثین، قطب المحققین، مہبط انوار قدسیہ، نجم الحق والدین المعروف بہ الکبری کی صحبت اختیار کی، انہوں نے شیخ احمد یاسر البدلیسی کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت ابوالنجیب سہروردی کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت شیخ احمد غزالی کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت شیخ ابوبکر نساج کی صحبت اختیار کی انہوں نے حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت شیخ ابوعثمان مغربی کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت شیخ ابوعلی الکاتب کی صحبت اختیار کی، انہوں نے شیخ ابوعلی رودباری کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت شیخ ابوالقاسم الجنید کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت شیخ سری سقطی کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت شیخ معروف کرخی کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت امام علی الرضا (علیہ السلام) کی صحبت اختیار کی، انہوں نے اپنے والدگرامی حضرت امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) کی صحبت اختیار کی، انہوں نے اپنے والدگرامی حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی صحبت اختیار کی، انہوں نے اپنے والد گرامی امام محمد باقر (علیہ السلام) کی صحبت اختیار کی، انہوں نے اپنے والدگرامی امام محمد باقر (علیہ السلام) کی صحبت اختیار کی، انہوں نے اپنے والدگرامی حضرت امام علی زین العابدین (علیہ السلام) کی صحبت اختیار کی، انہوں نے اپنے والدگرامی حضرت امام حسین (علیہ السلام) الشہید کی صحبت اختیار کی، انہوں نے اپنے والدگرامی صاحب آیات جلیلہ، باب مدینۃ العلم، مخزن اسرارالنبی، زوج البتول، سیف اللہ المسلول، اسداللہ الغالب، المرتضیٰ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی صحبت اختیار کی، انہوں نے سیدالمرسلین، امام المتقین، رسول رب العالمین، حضرت محمد علیہ افضل الصلوات وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین کی صحبت اختیار کی۔ تمام تعریف اس اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ تمام تعریف اس اللہ کے

NYF MANZOOR MEHMOODABAD CANT KARACHI

لئے ہے جو اکیلا ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدی

تمت ترجمة الرسالة الطالقانيه ٢٦ جولائی ٢٠٠٧ یوم الجمعه

سرموں ترکئی

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI